سوال

(164) مردہ پیدا ہونے بچے کے جنازہ کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جو بچہ مردہ پیدا ہو، اس کی نماز جنازہ کے متعلق کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث میں ہے کہ جب بچہ اپنی ماں کے پیٹ میں چار ماہ کی عمر کو پہنچتا ہے تو اس میں روح پھونک دی جاتی ہے۔ [بخاری: ۳۲۰۸]

اگر چار ماہ کی مدت کے بعد مردہ بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کی نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے۔ ضروری نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں ایک صریح حدیث مروی ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ’’بچے کی نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے۔‘‘ [ترمذی، الجنائز: ۱۰۳۶]

ایک روایت میں ہے کہ ناتمام بچے کی نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے۔ [ابوداؤد، الجنائز: ۳۱۸۰]

واضح رہے کہ ناتمام سے مراد وہ بچہ ہے جس کے چار ماہ مکمل ہوچکے ہوں اور اس میں روح پھونک دی گئی ہو، پھر مردہ پیدا

ہو۔ اس مدت سے پہلے اگر کسی صورت میں ساقط ہوجائے تو اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی کیونکہ میت کہلا ہی نہیں سکتا۔ جس روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب ناتمام چیخ پڑے تو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور اسے وارث بھی بنایا جائے گا یہ روایت قابل استدلال نہیں ہے۔ [احکام الجنائز: ص ۸۱]

البتہ وارث بننے کےلئے ضروری ہے کہ وہ زندہ پیدا ہو۔ امام ابن منذر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ بچہ جب زندہ پیدا ہوا اور چیخ پڑے بعد میں اسے موت آجائے تو اس کی نماز جنازہ بالاتفاق جائز ہے اور چیخ مارے بغیر مردہ پیدا ہو تو اس کے متعلق امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر حمل کے چار ماہ بعد پیدا ہوا ہے تو اسے غسل بھی دیا جائے گا اور اس کی نماز جنازہ بھی پڑھی جاسکتی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ایک نواسہ مردہ پیدا ہوا تھا تو آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی تھی۔ [مغنی لابن قدامہ، ص: ۴۵۸، ج ۳]

مردہ بچے کی نماز جنازہ پڑھتے وقت اس کے والدین کےلئے مغفرت اور رحمت کی دعا کرنی چاہیے نیز اسے مسلمانوں کے قبرستان میں ہی دفن کرنا چاہیے۔ [واللہ اعلم]

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:198